37

اذان سے سبق

(فرمودہ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۲۳ء)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

دنیا میں جتنے کام قوموں سے تعلق رکھتے ہیں ان کو قومیں ہی کر سکتی ہیں۔ ایک آدمی ان کاموں کو پورا نہیں کر سکتا۔ ایک آدمی ایک ہی آدمی کا بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ دنیا میں کوئی آدمی دو آدمیوں کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ شائد کوئی شخص غلطی سے یہ کہدے کہ ایک آدمی کیوں نہیں دو آدمیوں کا بوجھ اٹھا سکتا۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ ایک طاقتور انسان ہوتا ہے وہ دو آدمیوں کا بوجھ اٹھا لیتا ہے۔ ہم کہتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں بعض طاقتور ہوتے ہیں اور بعض کمزور ہوتے ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ خاص کمزوری اور طاقت پر مدار اور معیار نہیں رکھا جاتا بلکہ اصل معیار عام انسانی طاقت ہے۔ جب کبھی کوئی فیصلہ کیا جاتا ہے تو حقیقی معیار کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے اور حقیقی معیار کے مطابق جو آدمی بھی کسی کام کے لئے مقرر ہوگا اس کے لئے اسی کی طاقت کے مطابق ہی کام مقرر ہوگا۔ جب ایک طاقتور آدمی کسی کام کے لئے مقرر کیا جاتا ہے تو اسے اپنی طاقت کے مطابق کام کرنا ہوتا ہے۔ پھر کیا کوئی ایسا انسان ہے جو اپنی طاقت سے دگنا کام کر سکے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک آدمی دس سیر بوجھ اٹھا سکتا ہے اور دوسرا ایک من لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ چار آدمیوں کا بوجھ اٹھا لیتا ہے بلکہ وہ ایک ہی آدمی کا بوجھ اٹھاتا ہے کیونکہ اس کی اتنی ہی طاقت ہے۔ مگر یہ دو من بوجھ نہیں اٹھا سکے گا۔ تو کوئی آدمی نہیں ایسا مل سکتا جو دو آدمیوں کا کام کرے۔ اسی طرح قومی کام بھی کوئی ایک شخص نہیں کر سکتا بلکہ وہ کام بھی قومیں ہی کیا کرتی ہیں۔

میں نے بار بار توجہ دلائی ہے کہ جماعت کا یہ خیال کر لینا کہ فلاں کام خلیفہ ہی کرے گا۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ خلیفہ صرف منتظم ہوتا ہے جو جماعت کے انتظام کو قائم رکھتا ہے لیکن وہ کتنا ہی محنت سے کام کرنے والا ہو۔ کتنا ہی سوز و گداز رکھتا ہو اور کتنی ہی خواہش کرنے والا ہو۔ تمام کاموں کے کرنے کے لئے پھر بھی وہ ایک ہی آدمی کا کام کر سکتا ہے۔ جب تک اس کے ساتھ کے

لوگ سارے کے سارے کام کے لئے جمع نہ ہوں اور تن دہی سے کام نہ کریں۔ اس وقت تک وہ قوم اپنے اغراض و مقاصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ تم میں سے ایک آدمی دو آدمیوں کا کام کر سکے۔ اسی طرح صرف مولویوں اور خاص مبلغین پر یہ امید رکھنی کہ وہی اسلام پھیلائیں گے اور دنیا کو مسلمان کریں گے۔ یہ درست نہیں۔ ہماری جماعت کے سب کے سب لوگ اگر تبلیغ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں تو بھی ان کی تعداد اس قدر نہیں کہ ساری دنیا کو تبلیغ پہنچا سکیں چہ جائے کہ چند آدمیوں پر اس کام کا انحصار رکھا جائے۔ بیشک دنیا کے کناروں تک احمدیت کا نام پہنچ گیا ہے لیکن اکثر مقامات پر مخالفین کے ذریعہ پہنچا ہے جنہوں نے احمدیت کو بگاڑ کر پیش کیا ہے۔ اور دنیا میں کوئی آدمی حق کو نہیں قبول کر سکتا جب تک اسی صورت میں حق کو نہ پیش کیا جائے کہ جس صورت میں لوگ حق کو قبول کر سکتے ہیں۔ ایک جنگل میں بیٹھا ہوا شخص باوجود شدید پیاس کے پانی نہیں پی سکتا۔ اور اسی طرح وہ پانی جس میں زہر ملا ہوا ہو۔ اس کو بھی نہیں پی سکتا کیونکہ وہ زندگی چاہتا ہے اور اس پانی کے پینے پر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔

پس ہدایت اسی طرح پھیل سکتی ہے کہ لوگوں تک پہنچائی جائے اور اسی صورت میں کہ جس میں لوگ اس کو قبول کر سکتے ہیں۔ اب دیکھ لو کہ ہمارے پاس جو مولوی ہیں کیا وہ دنیا کے ہر فرد کے پاس پہنچ سکتے ہیں پندرہ بیس مبلغ تو پندرہ بیس ہزار تک بھی ہدایت نہیں پہنچا سکتے۔ اگر یہ کہو کہ ساری دنیا سلسلہ کے نام سے واقف ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کیا پیاسے کو صرف پانی کا پتہ ہونا پیاس سے بچا سکتا ہے۔ یا وہ پانی اس صورت میں پی سکتا ہے جب کہ اسے یہ کہا جاتا ہو یا اس کو شبہ ہو کہ اس پانی میں زہر ملا ہوا ہے۔ لوگوں کے سامنے پانی تو رکھا گیا ہے لیکن ایسی صورت میں وہ پیش کیا گیا ہے کہ ان میں سے بیشتر حصہ کو وہ دشمنوں کے ہاتھوں سے پہنچا ہے۔ دشمن کہتے ہیں کہ یہ شخص جس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا جھوٹا ہے۔ مفتری ہے۔ اس کی جماعت کے لوگ نہ روزہ رکھتے ہیں نہ نماز پڑھتے ہیں نہ حج کرتے نہ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ ان کا کوئی اور ہی مذہب ہے۔ اب ایسی صورت میں وہ کب ہدایت کو قبول کر سکتے ہیں۔ پس یہ بھی غلط ہے کہ تمام دنیا میں چند مولوی سلسلہ کو پہنچا سکتے ہیں اور یہ بھی غلط ہے کہ مخالف لوگ صحیح طریق پر احمدیت پہنچا رہے ہیں۔ اگر کوئی شخص کہے کہ ہم سارے مل کر بھی تو ساری دنیا تک ہدایت نہیں پہنچا سکتے تو ہم کہتے ہیں کہ کم از کم ہم خدا کے حضور تو سرخرو ہونے کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک ہم پہنچا سکتے تھے۔ وہاں تک ہم نے اپنی طرف سے ہدایت کو پہنچا دیا۔ پھر جب ساری کی ساری جماعت حق کو پہنچائے گی اور اس صورت میں پہنچائے گی کہ جس صورت میں دنیا حق کو مان سکتی ہے تو اگلے سال اور جماعت ہمارے ساتھ شامل ہوگی۔ پھر اس سے اگلے سال اور پھر اور یہاں تک کہ دنیا کا کثیر حصہ حق کی طرف آجائے گا۔

پس اگر کوئی کامیابی کی امید ہو سکتی ہے تو اسی طرح کہ جماعت کے تمام افراد اپنے فرض کو سمجھیں۔ میں اذان سے تھوڑی دیر ہی پہلے جب رقعے لے رہا تھا اور ان کو پڑھ رہا تھا تو پڑھنے کے بعد **حیّ علی الفلاح** کی آواز میرے کان میں آئی جس سے میرے دل میں خاص کیفیت پیدا ہوئی۔ میں نے سمجھا موذن مسلمانوں کی طرف سے نمائندہ ہو کر کھڑا ہوتا ہے۔ وہ اکیلا ہوتا ہے اور آواز دیتا ہے کہ سب کے سب فلاح اور ہدایت کی طرف آجاؤ۔ اب کیا وہ اپنی طرف سے یہ کہہ رہا ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں کیونکہ بعض اوقات وہ چھوٹا بچہ ہوتا ہے۔ کبھی نابینا ہوتا ہے کبھی جاہل ہوتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ خود نہیں بول رہا ہوتا بلکہ وہ تمام عالم اسلام کی طرف سے بول رہا ہوتا ہے۔ اس کے پیچھے تمام مسلمان دنیا کا زور ہوتا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ کیا وہ مسلمان جن کی طرف سے کھڑا ہو کر موذن دنیا کو بلاتا ہے۔ اپنے قول اور اپنے عمل سے اس کی سچائی کو پورا کرتے ہیں۔ اور اس کے بلانے میں اس کے مددگار بنتے ہیں۔ جب پانچ وقت آدمی کھڑا ہوتا ہے اور ہمارے نام پر ہماری طرف سے کھڑا ہو کر عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں غرضیکہ ہر مذہب کے آدمیوں کو کہتا ہے کہ آؤ ہم راستہ دکھائیں تو کتنے مسلمان ہیں جو اس بات کو پورا کرنے اور اس کو سچا ثابت کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنی طرف سے کہنے کی طاقت نہیں رکھتا بلکہ سب کی طرف سے کہتا ہے۔

دیکھو کیا شادیوں اور بیاہوں کے موقع پر گھر والا چپ بیٹھا رہتا ہے کہ آپ ہی لوگ آجائیں گے اور خود بخود ہی دعوت کا سامان تیار ہو جائے گا۔ نہیں بلکہ وہ اپنے دوستوں اپنے رشتہ داروں کو بلا کر کہتا ہے کہ آؤ میری مدد کرو اور یہ علامت ہوتی ہے اس بات کی کہ اس نے سچے طور پر دعوت کی ہے۔ لیکن اگر کوئی لوگوں کو دعوت کے لئے بلا کر خاموش بیٹھا رہے اور کوئی سامان نہ کرے تو کیا لوگ سمجھیں گے کہ اس نے واقعی ہماری دعوت کی ہے یا اسے جھوٹا خیال کریں گے۔ اسی طرح جب ایک شخص ہماری طرف سے دنیا کو بلاتا ہے کہ آؤ حق کی طرف اور ہدایت کو قبول کرو۔ لیکن ہمارے دلوں میں اس آواز پر نہ کوئی جوش پیدا ہوتا ہے نہ کوئی تغیر پیدا ہوتا ہے تو کیا وہ لوگ یہ سمجھیں گے کہ یہ جھوٹے ہیں۔ صرف رسم کے طور پر یہ کام کرتے ہیں جب اس روحانی مائدہ کے لئے کہ جس کی طرف لوگوں کو بلایا جاتا ہے ہم کچھ سامان نہیں کرتے اور کوئی تیاری نہیں کرتے تو لوگ ہمیں جھوٹا ہی سمجھیں گے۔ لیکن اگر پانچ وقت کی دعوت کے ساتھ ہی ہمارے اندر ایک جوش پیدا ہو اور ہمارے حالات میں ایک تغیر واقع ہو اور ایک نئی روح پیدا ہو جائے اور ہماری طرف سے اذان کے ساتھ ہی سامان بھی شروع ہوں۔ تو سوائے اشد ترین مخالف لوگوں کے باقی تمام ہماری طرف آجائیں گے کیونکہ کھانے میں ملے ہوئے زہر کو تو پہچاننا مشکل ہوتا ہے۔ مثلاً دودھ میں زہر ملا

ہوا ہو تو اس کو نہیں پہچان سکتے سوائے اس کے کہ ڈاکٹر دودھ کو پھاڑ کر دکھلا دے۔ لیکن دین میں زہر کا پہچاننا خدا تعالیٰ نے آسان رکھا ہے۔ ہر آدمی اسے اپنی عقل سے پہچان سکتا ہے۔ دین کی شناخت کے لئے ہر آدمی کے دماغ میں خدا تعالیٰ نے کیمیکل اگزامینر کا دفتر بنایا ہوا ہے۔

پس دین کے متعلق جو شبہ پیدا ہوتا ہے اس کے فیصلہ کرنے کے لئے لوگوں کے دماغوں کے اندر ہی مشین رکھی ہوئی ہے۔ ہم اگر صرف یہ ثابت کردیں کہ ہم نے سچے طور پر دعوت کی ہے اور ہر شخص جو مسجد میں آتا ہے اس کے اندر ایک روح پیدا ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ فوراً لوگوں کی توجہ ہماری طرف پھر جائے۔ پس یاد رکھو کہ تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک تم سب کے سب اپنے فرض کو نہ پہچانو اور سچے طور پر لوگوں کو ہدایت کی طرف نہ بلاؤ۔ اگر تم موذن کو اکیلا رہنے دو گے تو تمہیں کبھی کامیابی نہیں حاصل ہوگی۔ پس موذن کو اکیلا مت چھوڑو۔ موذن کی کیا حیثیت ہوتی ہے کہ وہ اکیلا اپنی طرف سے دعوت دے۔ وہ تو خود بعض دفعہ روحانی غذا سے سیر نہیں ہوتا اور بعض دفعہ وہ ایک نوکر کی طرح ہوتا ہے۔ اس لئے جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ جب دعوت کے لئے اس نے اذان دلائی ہے تو اس کے لئے پورے طور پر تیاری بھی کرے اور سامان مہیا کرے۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ اپنے فرض کو سمجھے اور یہ روح اور گندی روح ہمارے اندر سے دور ہو کر ہم میں سے ہر شخص ہدایت کے پہنچانے کے لئے تیار ہو جائے تاکہ وہ صداقت ہمارے ذریعہ سے دنیا میں پھیل جائے کہ جس کے بغیر دنیا میں کوئی چین نہیں اور کوئی امن نہیں۔

(الفضل ۱۹ر اکتوبر ۱۹۲۳ء)